صحیفۂ خوش نویسان: از مولوی احترام الدین احمد صاحب شاغل عثمانی: تقطیع کلاں، ضخامت ۲۶۶ صفحات، کتابت وطباعت بہتر، قیمت مجلد چھ روپے۔ پتہ: انجمن ترقی اردو ہند، علی گڈھ۔

خطاطی جو درحقیقت فنونِ لطیفہ کی ہی ایک اعلیٰ صنف ہے۔ فن کی حیثیت سے مسلمانوں میں ہمیشہ بڑا مقبول اور پسندیدہ رہا ہے اور مسلمان بادشاہ۔ اعیان وامرائے سلطنت اس فن کے ماہرین کی ایسی ہی قدر و منزلت کرتے تھے جیسی آج کل آرٹسٹ کی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے کسی شاعر کی زبان سے قلم نے اپنے متعلق "شاہِ جہان" ہونے اور "قلم کش رابدولت می رسانم" کا دعویٰ کیا تھا۔ اب اگرچہ ٹائپ کی سہولتوں اور طباعت کی آسانیوں کے باعث اِس فنِ شریف کی نہ وہ قدر ومنزلت باقی ہے اور نہ وہ ضرورت واہمیت تاہم اس فن کی سرگذشت تاریخ کا ایک اہم باب ہے جسے اسلامی علوم وفنون اور اسلامی ثقافت کا کوئی طالبِ علم نظر انداز نہیں کرسکتا۔ اس موضوع پر فارسی میں تو مطبوعہ اور بعض قلمی کتابیں مستقلاً یا جزاً اچھی خاصی تعداد میں موجود ہیں لیکن اُردو میں نہ ہونے کے برابر ہیں اور جو ہیں بھی وہ مختصر اور تشنہ ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ زیرِ تبصرہ کتاب سے یہ ضرورت ایک بڑی حد تک پوری ہوجاتی ہے۔ پوری کتاب چار ابواب پر تقسیم ہے۔ پہلے باب میں خط کی ایجاد اس کے انواع واقسام، ان کی خصوصیات، عہد بعہد اُس کی ترقی (ظہورِ اسلام سے لے کر عصرِ حاضر تک) ہر عہد کے خاص خاص خطاطوں اور اُن کے کارناموں کا تذکرہ۔ یہ سب چیزیں بیان کی گئی ہیں۔ دوسرے باب میں حروفِ تہجی کی ترتیب کے اعتبار سے خوشنویسوں کے مختصر حالات وسوانح اور اُن کا تذکرہ ہے۔ جو ایک سو بیس صفحات میں پھیلا ہوا ہے، تیسرا باب خوشنویسی کے سامان اور فنی معلومات ونکات کے لئے مخصوص ہے۔ چوتھے باب میں اساتذہ کی وصلیوں کے نمونے پیش کئے گئے اور اُن کی کتابتی خوبیوں اور خصوصیات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آخر میں آرٹ پیپر پر چالیس صفحات میں خطاطی کے جو اعلیٰ نمونے وصلیوں کی شکل میں شامل کئے گئے ہیں ان کی وجہ سے کتاب اچھی خاصی "نقشِ ارژنگ" بن گئی ہے، خاتمہ پر خوش نویسوں کا ایک مکمل اور مبسوط شجرہ بھی شامل ہے، غرض کہ کتاب بڑی محنت اور تحقیق سے مرتب کی گئی ہے، ماخذ کی فہرست سے اندازہ ہوتا ہے کہ فاضل شاغل نے مقدور بھر کوئی ماخذ ترک نہیں کیا۔ اس موضوع پر اس درجہ محققانہ اور جامع کتاب اردو میں اب تک کوئی شائع نہیں ہوئی، امید ہے اربابِ ذوق اس کی قدر کریں گے۔